جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری علیہ الرحمۃ

غلام محمد خان نیازی (کینیڈا)

مولانا سید عطاء المنعم بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے سب سے بڑے فرزند و جانشین علمی، ادبی اور سیاسی حلقوں میں سید ابوذر بخاریؒ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ 7/ جمادی الاخریٰ 1345ھ مطابق 13/ دسمبر 1926ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ برصغیر پاک وہند میں خطابت کے میدان میں مجلس احرار اسلام کے زعما کا طوطی بولتا تھا۔ جتنے جید علماء اور مقرر اس جماعت کو نصیب ہوئے، کسی اور سیاسی جماعت کو نہیں ملے، لیکن مجلس احرار اسلام جہاں خطابت کے میدان میں اپنا لوہا منوا چکی تھی وہاں تقسیم ملک سے پہلے صحافتی، ادبی اور تحریری میدان میں بھی بھرپور خدمات انجام دیں۔ روزنامہ ''احرار''، روزنامہ ''مجاہد''، روزنامہ ''آزاد''، ہفت روزہ ''افضل'' اور دیگر رسائل وجرائد احرار کے ترجمان تھے۔ حضرت مولانا سید ابوذر بخاریؒ نے تقسیم ملک کے بعد اس کا تسلسل جاری رکھا۔ سہ ماہی ''مستقبل'' اور ماہنامہ ''الاحرار'' اس کی زندہ مثالیں ہیں۔

یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ بعض ممتاز اور منفرد علمی اور ادبی ہستیاں اس جماعت میں موجود رہی ہیں اور اُن کے قلم کی جادو نگاری نے نو آموز قلم کاروں کی تحریری استعداد کی صلاحیت کو جلا بخشی ہے لیکن وہ اکابر تقسیم ملک سے پہلے انگریز کی ناروا پابندی اور قید وبند کی مصیبت کے باعث داغ مفارقت دے گئے۔ اُن میں مفکرِ احرار چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ کا نام گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ افق ادب پر ایک دائمی چمکتا ہوا ستارہ ہیں، جس کی ادبی چمک کبھی ماند نہیں پڑسکتی۔ آپ کی ادبی تصنیفات اتنی دلآویز، دلکش، دائمی اقدار اور تاثرات کی حامل ہیں کہ اُن کے اعتراف سے سخت سے سخت مخالف ادیب بھی انکار نہیں کرسکتا۔ اُن کی رحلت کے بعد نامساعد اور ہنگامہ خیز حالات کے باوجود مولانا مظہر علی اظہر، ماسٹر تاج الدین انصاری، شورش کاشمیری، حافظ علی بہادر خان، جانباز مرزا اور علامہ انور صابری وغیرہ نے ادب وصحافت کے چراغ کو جلائے رکھا۔ آزاد، دورِ جدید، ہلالِ نو اور تبصرہ، احرار کے روشن چراغ ہی تو ہیں۔

تقسیم ہند کے بعد آغا شورش کاشمیری نے اپنا رسالہ ہفت روزہ ''چٹان'' جاری کیا اور اُسے اپنے منفرد انداز سے ادبی، علمی، سیاسی اور مذہبی لحاظ سے اتنا عروج پر پہنچایا کہ ملک میں کوئی اور جریدہ اُس کا ہم سر نہ بن سکا۔ مجلس احرار اسلام کی تاریخ قربانیوں، ایثار اور مختلف تحریکات کو جنم دینے پر مبنی ہے اور اس کے تاریخی سرمائے کو شورش کاشمیری کے قلم نے اپنے منفرد انداز سے ہفت روزہ ''چٹان'' میں محفوظ واجاگر کیا۔ بے شک آغا شورش کاشمیری مجلس احرار اسلام کے رہنما رہے ہیں لیکن اُن کا رسالہ ''چٹان'' مجلس احرار اسلام کا کبھی ترجمان نہیں رہا، بلکہ بعض دفعہ شورش مرحوم کے قلم نے جماعت کی پالیسی پر نشتر بھی لگائے تاہم احرار کے فکر ونظر اور قربانیوں کا ہمیشہ مداح اور محافظ رہا۔

مجلس احرار اسلام کی اس ضرورت کو سب سے پہلے مولانا سید ابوذر بخاریؒ کی بصیرت نے بھانپا اور 1948ء میں قیامِ پاکستان کے بعد ایک ادبی ماہنامہ رسالہ ''مستقبل'' کے نام سے جاری فرما کر اس تشنہ پہلو کو مکمل کرنے کا آغاز کر دیا۔ آپ کی ہمت اور عزم نے وہ کلیدی اور تاسیسی اقدام کیے، جس سے جماعتِ احرار کے ادبی محاذ کو پھلنے پھولنے اور بار آور ہونے کا موقع نصیب ہوا۔ آپ نے نہ صرف اپنی نثری ومنظوم تحریروں سے جماعت کی پالیسی کو اجاگر کرنے کی کوشش کی بلکہ ملتان میں ''نادیۃ الادب الاسلامی'' کے نام سے ایک ادبی تنظیم بھی قائم کی جس سے جماعت کو چند ایسے ذہین اور صاحبِ قلم نوجوان میسر آگئے۔ جنھوں نے جماعتی مقاصد کے لیے علمی، ادبی اور سیاسی محاذ کو گرم رکھا۔ اب یہ کاوش خدا کے فضل سے مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ کے بعد سید محمد کفیل بخاری کی باہمت صلاحیت کی بنا پر دن بدن ترقی پذیر نظر آرہی ہے۔ مولانا سید عطاء المحسن بخاری نے 1988ء میں ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' جاری کیا جو گزشتہ 22 سال سے باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔ سید محمد کفیل بخاری اس چراغ کو روشن رکھے ہوئے ہیں۔

مولانا سید ابوذر بخاریؒ نے نہ صرف قلم کا جہاد کر کے مجلس احرار اسلام کے پیغام کو ادبی سرمائے میں تبدیل کیا بلکہ تبلیغ دین اور دفاعِ ناموسِ ازواج واصحاب رسول علیہم الرضوان کی تحریک کی قیادت کی اور مجدّدانہ کردار ادا کیا۔ آپ نے اپنے قلم اور خطابت کے ذریعے جاہلیت کے رسوم ورواج اور بدعات کے اصنام کو بھی پاش پاش کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

آپ نے کاتبِ وحی، خلیفۂ راشد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے محاسن سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور مسلمانوں کے دلوں میں اُن کی عظمت، وقار اور محبت پیدا کرنے کی جرأت مندانہ جدوجہد کی۔ آپ نے سب سے پہلے اپنے فرزندِ ارجمند کا نام گرامی سید محمد معاویہ بخاری رکھا اور ملتان میں سب سے پہلا ''یومِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ'' منایا۔ جس میں تقریر کے ''جرم'' میں گرفتار ہوئے۔ قید کی صعوبت برداشت کی۔ آپ کی ترغیب اور تبلیغ سے اب خدا کے فضل سے اکثر مسلمان گھرانوں میں ''معاویہ'' نام کے افراد پائے جاتے ہیں۔ آپ کی جدوجہد سے دفاعِ صحابہ کی عظمت کا احساس مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہوا۔ اپنوں اور غیروں کی مخالفتوں اور مزاحمتوں کے باوجود مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ نے دفاعِ

صحابہ کی تحریک کو کامیابی سے ہم کنار کیا۔ مجلس احرار اسلام نے ہمیشہ تبلیغ کے میدان میں ''مرزائیت'' کے تعاقب کو اپنا دینی فریضہ سمجھ کر جدو جہد جاری رکھی ۔ حتیٰ کہ 1974ء میں پارلیمنٹ کے فورم پر انھیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ 1974ء کی فیصلہ کن تحریک ختم نبوت میں آپ نے اپنی جماعت مجلس احرار اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے بھرپور کردار ادا کیا۔

تقسیم سے قبل قادیان ضلع گورداسپور میں مجلس احرار اسلام کا تبلیغی مرکز قائم تھا۔ مولانا عنایت اللہ چشتی اور فاتح قادیان مولانا محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کی زیر نگرانی یہ دفتر اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے تھا۔ تقسیم کے بعد جب قادیانیوں نے انگریز گورنر پنجاب سر فرانسس موڈی کی پشت پناہی سے چناب نگر میں اپنا علیحدہ شہر بسالیا تو سب سے پہلے مولانا سید ابوذر بخاریؒ نے چناب نگر میں مجلس احرار اسلام کے مرکز کے اجراء کے لیے محنت اور کوشش کی ، جس میں بسیار رکاوٹوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انھیں کامیابی نصیب فرمائی اور 27/ فروری 1976ء کو مسلمانوں کی پہلی جامع مسجد، مسجد احرار کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ اس کارنامے پر آپ کو اور مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ نے چناب نگر میں مدرسہ ختم نبوت قائم کیا۔ جسے مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ نے سنبھالا۔ مسجد احرار میں مختلف دینی اجتماعات منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ 12/ ربیع الاوّل کو ہر سال ملک گیر سطح کی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے اور سرخ پوشانِ احرار کا عظیم الشان جلوس نکلتا ہے جس میں ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری اور دیگر زعماء احرار قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دیتے ہیں۔

آج مجلس احرار اسلام کا اہم تعلیمی و تبلیغی مرکز چناب نگر میں ہے جس میں احرار کارکن رات دن رضائے الٰہی اور ختم نبوت کے تقدس کی پاسداری کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ان کی نگرانی امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری فرما رہے ہیں اور اسے ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی مسلسل کوشش میں مصروف ہیں۔

حضرت مولانا سید ابوذر بخاریؒ جہاں علم و ادب اور سیرت و تاریخ کے منفرد چراغ تھے وہاں فنِ تقریر میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ کی تقریر علمی و ادبی چاشنی کی مرقع ہوتی تھی جس سے سامعین آخر دم تک مستفید اور محظوظ ہوتے۔ اللہ کا شکر ہے کہ جن اہم تقاضوں کو مدنظر رکھ کر مولانا سید ابوذر بخاریؒ نے اپنی پُر عزم قیادت میں پورا کرنے کے لیے اقدامات کیے۔ اُن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے حضرت سید عطاء المحسن بخاریؒ کے بعد حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری اور سید محمد کفیل بخاری بھرپور انداز سے اور پورے ذوق و شوق سے عمل پیرا ہیں نیز آپ کے فرزند گرامی سید محمد معاویہ بخاری اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ماہنامہ ''الاحرار'' جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اکابر احرار کے گزر جانے کے بعد آج جتنی رونق اور جماعتی مشن کو ترقی دینے کی کوشش جاری ہے۔ وہ درحقیقت سید ابوذر بخاریؒ کے اساسی اقدام کی پیروی اور مجلس احرار اسلام کی تاریخ کا درخشندہ باب بن رہا ہے۔

27/ جمادی الاولیٰ 1416ھ مطابق 23/ اکتوبر 1995ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ اگلے روز ہزاروں افراد نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی اور حضرت مفتی عبدالستار (رحمہ اللہ) نے نمازِ جنازہ کی امامت فرمائی۔ آپ کو اپنے جلیل القدر والد حضرت امیر شریعت کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔